شری

درگاناگ استھاپن

ماضی

حال

مستقبل

شری درگا ناگ استھاپن

ماضی — حال — مستقبل

موجودہ درگا ناگ ٹرسٹ نے اس پوتر استھاپن کے انتظام کی باگ ڈور ماہ اگست ۱۹۵۷ء میں اپنے ہاتھ میں لی۔ یہ ٹرسٹ جگتگورو شری سوامی شورتنانند جی سرسوتی مہاراج کی وصیت کے انوسار شری درگا ناگ استھاپن اور اس سے تمام وابستہ جائدادوں کا قانونا واحد اور جائز نگہبان اور منتظم ہے۔ اس ٹرسٹ میں وہ اصحاب جن کو شری سوامی شورتنانند سرسوتی نے خود [illegible] منتخب کیا تھا۔ اور ابھی تک بقید حیات [illegible] [illegible] جاسر اور مختار ہیں۔

شروع شروع میں موجودہ ٹرسٹ کو استھاپن کا انتظام [illegible] ڈھنگ سے چلانے میں سنگین حالات کا مقابلہ کرنا پڑا۔ سابقہ عہدیداران یعنی موہن جی اور رادھا کرشن [illegible] عنوانیوں اور اپنے [illegible] [illegible] کی حالت [illegible] بدتر تھی۔ اندر اور باہر کے تمام [illegible] [illegible] جا چکے تھے۔ ملحقہ زمین کے کئی رقبہ جات کو [illegible] [illegible] پر [illegible]

کو سونپ دئے گئے تھے۔ سڑک کی دیوار منہدم ہو چکی تھی۔ یہاں تک
کہ کرایہ داروں کے لئے جائے ضرور تک موجود نہ تھی۔ اور وہ اِدھر اُدھر
اسی احاطے میں اپنی ضرورت پوری کرنے پر مجبور ہوتے تھے۔ ٹرسٹ کی آمدنی
نہایت قلیل تھی۔ اندر و باہر تقریباً آٹھ مکانات اور دوکانوں کا ماہوار کرایہ کل ڈیڑھ
یا پونے دو سو روپیہ آتا تھا۔ اسکے علاوہ باہر کے ایک پیٹرول پمپ کا کرایہ سوا سو روپے
اور دوسرے کا اٹھارہ روپے ماہوار وصول ہوتا تھا۔ علاوہ ازیں درگا ناگ استھاپن
کے چڑھاوے، ہاری پربت والے باغ کے میوہ جات اور دیگر ذرائع سے کل
ملا کر پانچ چھ سو روپے سالانہ کی آمدنی تھی، اور وہ بھی تب وصول ہونی شروع
ہوئی۔ جب سخت مشکلات کو عبور کر کے موجودہ ٹرسٹ جائداد کے معاملات میں
نظم و نسق قائم کرنے میں قدرے کامیاب ہوا۔

اس قلیل آمدنی میں سے تقریباً دو سو روپے ماہوار عملے کا خرچ تھا۔
موجودہ ٹرسٹ کے آنے سے قبل ہی یہ عملہ چھ سات نفوس پر مشتمل تھا۔ جن
میں ایک منیجر ایک پارٹ ٹائم اکونٹنٹ تین پجاری ایک خاکروب اور کبھی کبھی
ایک باغبان یا چوکیدار وغیرہ شامل ہیں۔ تین پجاریوں میں سے ایک شری امر چند
جی کول کے مندر واقع ہاری پربت اور ایک شوراد یار مندر میں مقیم ہے نمبر ا
خود شری درگا ناگ مندر میں تعینات ہے۔ عملے کا ماہوار خرچ نکال کر جو باقی
بچتا تھا وہ مرمت دیوار، ہون، اخراجات شرادوں پورنماسی، خرچ عدالت
ہمہ مکانات اور دیگر مدوں میں صرف ہوتا تھا۔ نہایت کفایت شعاری اور
دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اس قلیل رقم میں سے بھی جو بچا ٹرسٹ نے

اولین فرصت میں کرایہ داروں کی تکلیف کو دور کرنے اور استھاپن کو گندگی سے صاف رکھنے کے لئے ایک کافی بڑی پکی جلئے ضرور پر صرف کیا۔ اس پر تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔

شروع شروع میں ٹرسٹ کو جن کڑے حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ عوام سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ جب سابقہ عہدیداروں کی بے ضابطگیاں طشت از بام ہوگئیں۔ تو انہوں نے جبٹ الگ ہو کر ایک اور ناجائز نام نہاد ٹرسٹ کھڑا کر دیا۔ اور اُس میں اپنے خویش و اقارب کے علاوہ چند سرکردہ اصحاب شامل کر کے استھاپن کی جائداد پر پھر سے قبضہ جمانے کی سر توڑ کوشش کی۔ مجبوراً موجودہ ٹرسٹ کو اُن کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا۔ کام سنبھالتے ہی موجودہ ٹرسٹ نے پرانے عہدیداروں کے حسابات کی نہایت ایماندار آڈیٹروں سے پڑتال کرائی۔ اور اُن کی رپورٹ کی بنا پر عدالت میں مقدمے دائر کئے گئے۔ اور وہ چلتے رہے۔ ان مقدموں کے بعد موہن جی اور رادھا کشن جی نے عدالت کے سامنے یہ اقرار نامہ تحریر کیا کہ وہ حساب فہمی کر کے جو رقم بقایا نکلے ادا کر دینگے۔ یہ ہزاروں کی رقم ابھی انہوں نے ادا نہیں کی نہ ہی حساب فہمی کرتے ہیں۔ بلکہ مختلف پہلو سے وار کر کے اپنے آپ کو اس ادائیگی سے بچانا چاہتے ہیں۔ اپنی بدعنوانیوں کو چھپانے کے لئے اور جائداد پر پھر سے تسلط جمانے کے لئے ہی ناپاک ہتھکنڈے اور مکروہ طریقے اختیار کئے جو اس وقت چند کرائے دار ستیہ گرہ کرنے کی آڑ میں استھاپن کی جائداد پر قبضہ کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ غلیظ پروپیگنڈا بھانڈا ان تراشی اور پوسٹر بازی کے

علاوہ اُنہوں نے مندر کے اندرونی احاطہ میں قبضہ کرنے کی غرض سے جم غفیر لیکر متواتر حملے کئے جس میں وہ ناکام ہوئے۔ ان حملوں میں ان کی جانب سے کئی بار سو سو کے قریب لاٹھیوں اور پتھروں سے لیس جوان استھاپن کے عملے اور کارکنان ٹرسٹ پر ٹوٹ پڑے۔ اور زبردست تصادم ہوئے۔ یہ صرف جگدمبا کا انوگرہ تھا کہ ٹرسٹی اس خطرناک مخالفت کے باوجود بھی غالب رہے اور ٹرسٹ کی جائیداد ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکنے سے بچ گئی۔

یہ پیچیدہ حالات متواتر کئی سال جاری رہے۔ سابقہ عہدیداروں نے اپنے رسوخ اور دیگر ناجائز ذرائع کو استعمال میں لا کر ٹرسٹ کے خلاف ایک زبردست محاذ کھڑا کر دیا۔ اور اس وقت کے ایک دو چوٹی کے غیر ہندو ارباب حکومت کی اعانت سے متعلقہ پولیس افسر کو اپنے حق میں کر کے ایک رات پچاس سے زائد افراد کو لے کر استھاپن پر حملہ آور ہوئے۔ مہنت اور معتبر کو زخمی کر دیا۔ اور جائیداد پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ دوسرے دن علی الصباح زخمی معتبر روتا ہوا ٹرسیول کے پاس یہ المناک قصہ لیکر آیا۔ مخالفوں نے رات کو درگا ناگ میں محشر بپا کر دیا تھا۔ معتبر نے چپکے سے نکل کر مشکل سے اپنی جان بچائی۔ اور جس وقت یہ لاقانونی جاری اور ہنگامہ بپا تھا۔ پولیس کھڑی تماشا دیکھ رہی تھی۔ اگر اس وقت فوری کارروائی نہ کی جاتی تو قوم کی ایک بے بہا جائیداد ہاتھ سے چلی گئی ہوتی۔ عدالتی کارروائی میں ممکن تھا کہ برسوں لگ جاتے اور تب تک سوائے کھنڈر کے وہاں کچھ باقی نہ رہتا۔ اس خیال نے ٹرسیول اور دیگر ہمدرد اور غیور اصحاب برادری کے دل میں ایک ہیجان پیدا کر دیا اور

وہ ہر قیمت پر اس گروہ سازش کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ شام ہونے سے پہلے وہ درگا ناگ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور زبردست بارش میں احاطہ کے اندر داخل ہو گئے۔ جان ہتھیلی پر رکھ کر اندر بیٹھے ہوئے غاصبوں کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ اسطرح استھاپن کی جائیداد برباد ہونے سے بچ گئی شاید اب تک بھی جاتی کی اکثریت کو یہ معلوم نہیں کہ کیسے خطرناک حالات میں درگا ناگ استھاپن کی جائیداد کو محفوظ اور اسکی سالمیت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اور موجودہ ٹرسٹیوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا

ایک طرف تو یہ شدید صورت حال تھی۔ اور دوسری طرف ٹرسٹ کے کام کو جاری رکھنا اور استھاپن کی حالت کو سدھارنا قلیل آمدنی اور دیگر حالات کے پیش نظر کچھ کم مشکل نہ تھا۔ اسمار روزانہ کی کشمکش کا اثر کرایہ داروں پر بھی پڑا اور شہر کی حدود سے باہر کی جائیداد کا انتظام مشکل ہو گیا۔ عدالت میں بیک وقت دس بارہ مقدمے چالو تھے۔ جن میں سے ہر ایک کی مہینے میں کم از کم ایک پیشی ہوتی تھی۔ نتیجہ کے طور پر ٹرسٹ کے وکلاء عملے اور کئی بار ٹرسٹیوں کو بھی متواتر عدالت میں پیروی کے لئے حاضر ہونا پڑتا تھا۔ صف مخالف کے حامی یہ تشہیر کرتے تھے کہ استھاپن کی آمدنی بے دردی سے مقدمہ بازی پر صرف کی جا رہی ہے ایسا کہنے کا مقصد یہ تھا۔ کہ ٹرسٹ کے اراکین اس پروپیگنڈا سے مرعوب ہو کر مقدموں سے دست کش ہو جائیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ کئی ذی شعور اشخاص بھی جو حالات سے پوری طرح روشناس نہ تھے اُن کے اس جھانسے میں آنے لگے۔ مقدمے ترک کرنے کا بس ایک ہی واحد نتیجہ نکل سکتا تھا کہ استھاپن برباد ہو جاتا اور اندر اور باہر کے

پلاٹ جو ہندؤں اور غیر ہندؤں میں کوڑیوں کے مول ناجائز طور پر تقسیم کئے تھے۔ وہ اُن اشخاص کے حوالے ہو جاتے۔ اگر ایسا کیا گیا ہوتا۔ تو شاید سوائے مندر اور متبرک چشمے کے اس وقت درگا ناگ استھاپن کی جائداد میں کچھ باقی نہ رہا ہوتا۔

یاد رہے کہ موہن جی اور رادھا کرشن جینہ کے نقلی ٹرسٹ نے دیوی آنگن تک کو پیٹرول پمپ کے لئے ایک غیر ہندو کے ہاتھ کچھ رقم کے عوض کئی سال کی مدت کے لئے دے ڈالا تھا۔ یہ ایک ایسا فعل تھا جکی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس نے ساری جاتی میں غم و غصے کی لہر پھیل گئی اور دیوی بھگتوں کے رنجیدہ ہونے موجودہ ٹرسٹ کی بر وقت کوشش سے یہ سازش ناکام ہو گئی اور یہ متبرک رقبہ پٹرول پمپ بننے سے بچ گیا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں یاتری عموماً ٹھہرتے ہیں اور ساون پورنماشی کو سادھیاں نصب ہوتے ہیں [illegible] دیو استھان صرف مندر اور کنڈ تک محدود رہتا اگر ایسا ہوا اس کا تمام شوبھا اور دلکش نظارہ سے محروم ہو جاتا جو اس باغ سے اس سارے احاطے کو حاصل ہے۔ اس مقدمے کا اس سال ہی موجودہ ٹرسٹ کے حق میں فیصلہ ہوا ہے۔ اس وقت تک اس رقبے میں کسی قسم کی مرمت یا تعمیر ناممکن تھی۔ یہی حالات تھے جس وجہ سے موجودہ ٹرسٹ اس استھاپن میں وسیع پیمانے پر تعمیری کام نہ کر سکا۔ عیاں ہے کہ جب تقریباً سارے خالی رقبے دوسروں کو دے جا چکے تھے اُن کو واپس لئے بغیر عمارت کا کام کیسے ہاتھ میں لیا جا سکتا تھا

...... اور یہ تمام احاطہ آنگن کے صحن کا کام دے رہا ہے۔ جس صحن کے ارد گرد لگ بھگ سو افراد رہتے ہوں اور اُنکے نونہال اس رقبے کو اپنا کھیل کا میدان تصور کر کے روزانہ گھنٹوں اُسکے اندر کھیل کود میں مصروف رہتے ہوں۔ اُس احاطے اور اُس مندر کے سدھار کا کام کیا مطلب برآری کر سکتا ہے۔ اور اُس پر روپیہ صرف کرنا کہاں تک جائز اور واجب ہے

ارا کین ٹرسٹ نے بارہا ان حالات کو سدھارنے کی کوشش کی۔ ایک طرف
مبالغہ آمیز بیانوں اور ان کے حامیوں کا
مفسدوں نے۔ دوسری طرف غلط پروپیگنڈا اور ہنگامی حالات۔ تیسری طرف استھاپن
کے سدھار کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ جو کرائے دار مندر سا اور پوتر کنڈ کے بالکل نزدیک
رہتے ہیں۔ ان کے مکان خالی کروا کر جنتا کی خواہش کے مطابق اس رقبے کو خوشنما
بنایا جائے۔ یوں بھی یہ مکان اسقدر خستہ اور بوسیدہ ہو چکے تھے۔ کہ ان کو گرا کر ان
کی دوسری جگہ از سر نو تعمیر لازمی ہو گئی تھی۔ ان تمام حالات پر غور و خوض کرنے کے بعد
ٹرسٹ اس نتیجے پر پہنچا کہ ان چند کرائے داروں کو جن کے مکان بالکل بوسیدہ ہو
چکے ہیں۔ اور اب قابل مرمت بھی نہیں۔ اور جن کو استھاپن کی پوترتا کو ملحوظ نظر رکھ
کر وہاں سے اٹھانا ضروری ہے۔ کمرے خالی کرنے کے نوٹس دے جائیں۔ اور
مکان خالی ہونے پر سدھار کا کام ہاتھ میں لیا جائے۔ کیونکہ جب تک مندر کے
احاطے کو الگ نہ کیا جاتا اس کا پاک و صاف رہنا یا اس میں روحانیت کی فضا پیدا
ہونا ناممکن تھا۔ اس کا واحد علاج یہی تھا کہ نزدیک کے خستہ مکانوں کو گرا کر مندر
کے حصے کو الگ کر دیا جائے۔ اور باقی کرایہ داروں کے لئے الگ راستے رکھے جائیں
تاکہ استھاپن شارع عام اور کھیل کے میدان کے طور پر استعمال نہ ہو۔ اور اس کے
اندر وہی لوگ آ جا سکیں جنہیں مندر میں جانا یا دیگر روحانی مقصد مطلوب ہو۔
موجودہ ٹرسٹ کی زبردست خواہش ہے کہ مندر کے مختصر رقبہ کو ایک نہایت
خوشنما اور روحانیت سے بھرپور استھان میں تبدیل کیا جائے۔ وہاں ایک لائبریری
اور ریڈنگ روم قائم ہو۔ باہر سے آئے ہوئے شہرۂ آفاق مہاتماؤں اور
ودوانوں کے لئے ایک کشادہ دھرم سالہ تعمیر ہو۔ پچھلے پلاٹ میں پوتر کنڈ کا پانی

بطور ایک آلبشار کے گرا کر نہانے ایک چھوٹا تالاب بنایا جائے۔ جو عام جنتا کے نہانے کے لئے استعمال ہو اور اسکے ساتھ ہی ایک پردے دار غسل خانہ بھی تعمیر ہو۔ موجودہ مندر، سمادھی اور پونتر کنڈ کی وسیع پیمانہ پر مرمت اور جہاں ضروری ہو نئی تعمیر کی جائے۔ اور یہ سب کام ایک ماسٹر پلان کے تحت کیا جائے۔ لیکن اس تمام تعمیر اور تغیر و تبدل پر کم سے کم لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے لاگت آنا ضروری ہے اور اسلئے یہ سارا کام ایکدم یا ایک دو سال میں پایۂ تکمیل کو پہنچنا ناممکن ہے۔ چند سال قبل استھان کی وہی آمدنی تھی۔ جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اور جس کا بیشتر حصہ استھان کے ضروری اخراجات پر خرچ ہو رہا ہے۔ اس قلیل آمدنی سے اتنی بڑی رقم آناً فاناً جمع ہونی اور اس سے سارے استھان کی از سر نو تعمیر موجودہ گرانی بازاری کے عالم میں کہاں تک ممکن ہو سکتی تھی اس کا صاحب ہوش اصحاب خود اندازہ لگا سکتے ہیں

کرائے داروں نے جب یہ دیکھا کہ ٹرسٹ یہ بوسیدہ مکان اٹھوا کر مندر اور کنڈ کے احاطے کو کشادہ اور خوشنما بنانا چاہتا ہے۔ تو اس خیال سے کہ ان کو اتنے سستے کرایہ پر مکان کہیں اور نہیں ملینگے ایکدم چونک اٹھے اور فوراً ایک نام نہاد سنستھا سدھار کمیٹی کے نام سے بنا ڈالی۔ اس کمیٹی کا اصلی مقصد یہ تھا کہ کرایہ داروں کو مکان خالی نہ کرنے پڑیں بلکہ کرایہ کی ادائیگی سے بھی محفوظ رہیں۔ ظاہراً وہ یہ شور مچاتے تھے کہ استھان ویران حالت میں ہے اور اس کا سدھار ہونا چاہئے۔ یہ کرایہ دار اپنے سدھارک ہیں کہ چار۔ پانچ آٹھ یا دس روپے قلیل کرایہ ہونے ہوئے بھی اُن کے پاس سینکڑوں روپے بند کرایہ

کی صورت میں ابقا پا رہی ہیں اور دبنے کا نام نہیں لیتے۔ استھاپن کی جو بربادی اُنکے اور اُنکے نونہالوں کے ہاتھوں ہو رہی ہے اُسکی ذمہ داری ٹرسٹ پر تھوپ کر اپنا اُلو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ اس نام نہاد کمیٹی کے ناپاک ارادے اس کے اپنے بیانات سے جو کہ اس نے سرینگر کے ایک اخبار میں چھپوائے تھے صاف طور سے عیاں ہوتے ہیں۔ ان بیانات میں درج ہے:۔

(۱) یہ کہ استھاپن کے معاملات سے متعلق مذہب و ملت کی کوئی تفریق نہیں ہوگی (اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس پوتر ہندو استھاپن کے نظم و نسق میں غیر ہندوں کا ہاتھ بھی رہیگا۔ حقیقت میں اس نام نہاد کمیٹی کے چند ممبروں سے اس مقصد کی کوشش بھی رہی ہے)

(۲) یہ کہ استھاپن اور اس کی جائداد کا انتظام کرایہ داروں کی اس کمیٹی کے ہاتھ میں رہیگا (گویا کہ وہی اسکی بیش بہا جائداد کے مالک بنینگے)

ظاہر ہے کہ یہ نام نہاد کمیٹی کرایہ داروں کے دماغ کی اُپج تھی۔ اور سدھار کی آڑ میں ایک ایسی ناکام کوشش تھی جس کا مقصد قوم کی اس جائداد پر بلا شرکت غیرے تصرف کرنا تھا۔ چونکہ سچائی کو لاکھوں پردوں کے پیچھے بھی چھپانا ناممکن ہے۔ اس لئے یہ نام نہاد کمیٹی بھی اپنی موت آپ مر گئی۔ ٹرسٹ نے استھاپن سے متعلق چند تعمیری کام بھی کئے ہیں۔ لیکن جس وسیع و عریض تعمیری کام کے ارادے اس نے باندھے ہیں۔ اُسے تب تک ہاتھ میں لینا ممکن نہیں جب تک استھاپن کی فضا پُر سکون نہ ہوگی۔ حالات کے باوجود موجودہ ٹرسٹ نے ایک وسیع مکان مندر سے کچھ دوری پر ڈھلوان کے اوپر بنوایا ہے۔ یہ دو منزلہ مکان ٹرسٹ کو دو سو روپیہ ماہوار کی

آمدن مہیا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ سادھو مہاتماؤں کے ٹھہرنے کے لئے ایک تین کمرے والی دھرم شالہ مندر کے سامنے تعمیر کی گئی ہے۔ سڑک کے دوسری طرف کا خستہ مکان از سر نو تعمیر کر کے اسکو ایک سو ساٹھ روپے ماہوار کرایے پر دیا گیا ہے۔ منہدم دیواروں کی مرمت یا از سر نو تعمیر کی گئی ہے۔ تقریباً تیس سال کے عرصے میں یہ پہلی مرتبہ ہے جب استھاپن کے احاطے میں اس وسیع پیمانے پر تعمیر کا کام کیا گیا ہے۔ ورنہ تب تک وہی مکان چلے آرہے تھے جو خود سوامی جی مہاراج کے وقت تعمیر ہوئے تھے۔

اس کے علاوہ شری امر چند جی کول کے مندر واقع ہاری پربت کا سارا رقبہ جو کہ پچاس کنال سے زاید ہے واپس قبضے میں لایا گیا اور اس کی تار بندی کرا کر اسمیں ایک مکان تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ رقبہ پچھلے عہدیداروں کی لاپرواہی اور لوٹ کھسوٹ کی وجہ سے غیروں کے قبضے میں آگیا تھا اور اسکے تراشیدہ پتھر کوڑیوں کے دام بیچ دئے گئے تھے۔ ان تمام تعمیرات پر موجودہ ٹرسٹ نے تقریباً ساٹھ ہزار روپے صرف کئے ہیں۔ شری امر چند جی کول کے مندر والے رقبے میں تین سو سے زاید درخت ہائے ثمردار نصب کئے گئے ہیں۔ اور ٹرسٹ عنقریب ہی اسکو ایک خوشنما باغ میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۶۷ء کو ساڑھے چھ بجے مقام درگا ناگ استھاپن کے احاطے میں دفعتاً آگ نمودار ہوئی۔ آگ ایک کرایہ دار کے سٹوو سے بھڑک اٹھی۔ چند منٹوں کے اندر ایک بڑی دھرم شالہ جس کے ایک حصے میں شری بھگنی متھرا دیوی جی تو اس کرتی تھیں اور گدی کے ساتھ والے چھوٹے چھوٹے مکان جلکر

خاک ہو گئے۔ کرائے داروں کا کافی نقصان ہوا اور خاصکر بڑی دھرم شالہ میں رہنے والوں کا قریباً سارا اثاثہ جلکر خاکستر ہوگیا۔ آگ سے بیش گھرانے بے خانماں ہو گئے اگرچہ ان میں سے کئی کرایہ داروں نے ٹرسٹ کو زک پہنچانے کی ہر ممکن سعی کی تھی اور اُسوقت بھی کر رہے تھے تاہم ٹرسٹ کے کارکنوں نے اس مصیبت کے وقت اُن کی ہر ممکن امداد کی جو کہ اُن میں سے اکثر کو اب بھی یاد ہے آگ کے بعد یہ گھرانے کئی مہینے استھاپن کے احاطے میں خیمے نصب کر کے رہتے رہے اور ان سارے ایام میں ان ٹرسٹ کی طرف سے ہر ممکن سہولت دی گئی۔

اس واردات کے بعد بہت سے کرایے داروں کا رویہ بدل گیا۔ اور اُن میں سے اکثر نے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے ٹرسٹ کی مخالفت کرنی ترک کر دی۔ بلکہ ٹرسٹ کے کارکنوں کا ہاتھ بٹانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ اب صرف چند کرایے دار ہیں جو کہ اسوقت بھی اس استھاپن کی جائداد کو زک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ ان کرایے داروں کی تمام کاوشیں کب کی ختم ہو چکی ہوتیں لیکن بد قسمتی سے جاتی کے چند افراد ذاتی اغراض کے لئے ان کی پس پردہ امداد کر رہے ہیں۔ جس سے ان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ حیرت کا مقام ہے کہ اس تہمید طبقے میں البتہ ابھی عنصر موجود ہے۔ جو اس پونتر استھاپن کو اپنے انتقامی جذبے یا ذاتی اغراض کا آلہ کار بنانا چاہتا ہے اور جاتی کی اس بیش بہا جائداد کو شدید نقصان پہونچانے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔

یہ بدنیت عنصر ایک طرف سے تو یہ چلانا اور واویلا کرتا ہے کہ استھاپن ہذا ایک ویرانہ کی صورت اختیار کر چکا ہے اور دوسری جانب باغی کرایہ داروں کے

علاوہ رادھا کرشن جنہ اور سوہن جی چنہ نے ملکر اس دوڑ دھوپ میں مشغول ہے کہ موجودہ ٹرسٹی کے سامنے مشکلات کے پہاڑ کھڑے ہوں اور وہ روزمرہ کے جھگڑوں اور تنازعوں میں اسقدر مبتلا ہو جائے کہ استھاپن کے سدھار کی طرف ذرا بھی دھیان نہ دے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اُن کی سرتوڑ کوشش یہ ہے کہ استھاپن کی آمدنی کے تمام ذرائع بند کی جائیں تاکہ موجودہ ٹرسٹی یہ جائیداد اُن کے اور باغی کرایہ داروں کے حوالے کرنے پر مجبور ہو جائے۔ یہ لوگ گراوٹ کی اِس حد تک پہونچ گئے کہ آگ کی واردات کے بعد انہوں نے باہمی مشورہ کر کے موجودہ ٹرسٹی کو بیمہ کی رقم سے محروم کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اور اِس بات کی ذرا پرواہ نہ رکھی کہ وہ ساری جاتی کو اِس رقم سے محروم کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے بیمہ کمپنی کو بھی لکھا لیکن ٹرسٹی نے ان کی اِن ناپاک حرکتوں کو ناکام بنا کر بیمہ کی رقم جو کہ ۱۲۱۵/- مقرر ہوئی حاصل کی۔

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے استھاپن کی آمدنی شروع شروع میں صرف ... سے تین سو روپے ماہوار تھی۔ بعد میں ۱۹۵۹ء سے میسرز اٹیشی رام بنز کو ایک اور پلاٹ دینے سے اسمیں ۲۵۰ روپے ماہوار کا اضافہ ہوا۔ ۱۹۶۵-۶۶ سے جب کہ دو نئے تعمیر شدہ مکانوں کو کرایہ پر دیا گیا۔ اور میسرز عیشی رام بنز کے پہلے پیٹرول پمپ والے رقبے کا بھی کرایہ سوا سو سے پانچ سو روپیہ ماہوار کیا گیا تو اسکی آمدنی میں تقریباً ۵ گنا اضافہ ہوا اور اب چودہ سو روپے سے زیادہ ماہوار کی آمدنی ہے۔ ان اعداد و شمار سے اس غلط اور غلط پروپیگنڈا کرنے والوں کی مکمل تردید ہوتی ہے جو یہ تشہیر کرتے ہیں کہ یہ دیوستھان ویران ہو رہا ہے

خطرہ یہ ہے کہ جس وقت یہ استھاپن واقعی ویران ہو رہا تھا۔ اس کی آمدنی گھٹ کر ز
یرو ہوتا تھا۔ اس کے لاکھوں روپے کی مالیت کے رقبے کوڑیوں کے دام رشتے
داروں اور غیر ہندوؤں میں بانٹے جا رہے تھے۔ اس کے درخت بقسم بید،
سفیدے و چنار بیچ کر ان کا روپیہ ہڑپ کر لیا جاتا تھا۔ اس کے شری امر چند
جی کول کے مندر واقع ہاری پربت والے رقبے کے تراشیدہ پتھر فروخت ہو رہے
تھے۔ اس وقت یہ نقلی ہمدرد خاموش بیٹھے تماشہ دیکھ رہے تھے اور کرایہ دار بھی
ڈر کے مارے چپ تھے۔ کسی نے زبان تک نہ ہلائی اور اف تک نہ کی۔ یہاں تک
کہ سارے خالی رقبے بانٹ دیئے گئے جیسے کہ موجودہ ٹرسٹ کو اتنے مقدمے
لڑنے پڑے۔ لیکن اب جبکہ تقریباً سب رقبے واپس آ گئے ہیں، عمارتیں اور
باغ بن گئے ہیں اور استھاپن کی آمدنی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے یہ لوگ خواب
خرگوش سے جاگ کر کرایہ داروں سے بچے یا اس قیمتی جائداد پر قبضہ کرنے کی نیت
سے لوگوں میں جا جا کر موجودہ ٹرسٹ کے برخلاف جس نے کہ اس جائداد کو ٹکڑے
ٹکڑے ہونے اور کوڑیوں کے دام بکنے سے بچایا ہے سراسر غلط اور بے بنیاد
پروپیگنڈا کر رہے ہیں جو کہ واقعات کے بالکل برعکس ہے۔

موجودہ ٹرسٹ نے جس کفایت شعاری کے ساتھ اس استھاپن کی
آمدن کو استعمال کیا ہے وہ اس کے حسابات سے صاف طور عیاں ہوتی ہے۔
حسابات مارچ ۱۹۶۶ء تک مہتہ وادھیونی مورخہ ۳ فروری ۱۹۶۷ء
اور روزانہ مارتنڈ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۶ء و فروری ۱۹۶۷ء میں شائع
ہو چکے ہیں۔ سہولیت کے لئے اس کتابچہ میں اب دوسری بار درج کئے جا رہے ہیں

اِس کفایت شعاری کی ایک زندہ مثال عدالت کے اخراجات سے ملتی ہے۔
مقدمات پر کیا اخراجات ہوتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دس
بارہ مقدمے چالو ہونے کے باوجود موجودہ ٹرسٹ کے وقت میں ۱۹۹۶ سے
پیشتر ان تمام مقدموں کا خرچ دو یا تین سو روپے سال سے کبھی تجاوز نہیں
کیا۔ اس میں اپیلوں کا خرچ اور وکلا کی فیس دونوں شامل ہیں۔ دو تین بار
تین قابل وکلا ہمارے مقدموں کی پیروی کرتے رہے ہیں اور ہر ایک مقدمے کی
مہینے میں کم از کم ایک پیشی ہوتی ہے جس میں ٹرسٹ کے اراکین کو بھی جانا پڑتا۔
عام طور سے اتنی قلیل رقم سال بھر کے لئے ایک مقدمے کے لئے بھی کافی نہیں۔
لیکن چونکہ یہ سارے مقدمے دھارمک جذبے کے تحت لڑے جاتے رہے
اِس وجہ سے اتنی کفایت شعاری ممکن ہوئی۔ ۱۹۹۶ء سے اِن مقدموں پر زیادہ خرچ
آیا ہے کیونکہ کرایہ کی وصولی کے لئے جو دعوے کئے گئے ان پر کورٹ فیس [illegible]
نرخوں پر ادا کرنی پڑی اور ان سے مقدموں کی تعداد بھی بڑھ گئی۔ [illegible] لیا۔
[illegible] ان غیر ذمہ دار اشخاص پر ہے جو چند کرایہ داروں کو [illegible]
کر ان کو مقدمہ بازی پر آمادہ کرتے ہیں اور اعانت کے علاوہ خرچ کے لئے
[illegible] روپے بھی امداد بہم کرتے ہیں۔ اس طرح اپنی ذاتی اغراض کے لئے [illegible]
[illegible] جا [illegible]
کرایہ داروں کی تعمیر یا مرمت کے کاموں میں بھی اسی کفایت شعاری سے کام
لیا گیا ہے۔ یہ بات [illegible] تعمیر شدہ مکانات کے لحاظ سے ایک دم عیاں
ہو سکتی ہے [illegible] ایک [illegible] پہلو کی طرف [illegible] توجہ دیتے ہیں کہ ہر تعمیر [illegible]

کام معمول سے کم خرچ پر مکمل ہو۔ متعلقہ اشخاص پر یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ وہ یہ کام یا لین دین ایک عبادت گاہ کے لئے کر رہے ہیں گویا ہر ممکن پہلو سے خرچ کو کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کرایہ داروں میں سے چند کس سالقہ عہدیداران اور اُن کے پس پردہ حامی استھاپن کی آمدنی، چڑھاوا یا بھگوتی کی مورتی کے زیور کے متعلق جو سراسر لغو اور بے بنیاد پراپیگنڈہ کر رہے ہیں اُن کا دندان شکن جواب موجودہ ٹرسٹ کے پاس ان تمام اکاؤنٹس اور سٹاک رجسٹروں میں درج ہے جو سرگباشی پنڈت سروانند جی کے وقت سے لے کر آج تک اس استھاپن کی آمدنی و خرچ۔ اس کی بیرونی جائداد۔ چڑھاوا اور مندر کے اندر مورتی کے زیور، سامان وغیرہ سب چیزوں کا اندراج واضح طور سے پیش کرتے ہیں۔ اس لغو پروپیگنڈہ سے یہ اشخاص عوام کو غلط فہمی میں ڈال کر اور موجودہ ٹرسٹ سے بدظن کر کے محض اپنی سیاہ کرتوتوں اور غبن شدہ رقموں یا کرایہ کے روپیوں کو چھپانا یا ہضم کرنا چاہتے ہیں۔

استھاپن کی بیرونی جائداد میں سے قاضی گنڈ میں واقع اس کا ایک رقبہ ملٹری کے زیر استعمال ہے جس کا ابھی تک موجودہ ٹرسٹ کو کوئی کرایہ وصول نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح بانہال میں ایک چھوٹا سا رقبہ حکومت کشمیر نے [illegible] لیا ہے جس کا معاوضہ ابھی تک باقی ہے۔ ان دونوں رقبہ جات کے متعلق خط و کتابت جاری ہے۔ ان کے علاوہ لائیپورہ لولاب میں ایک بڑا رقبہ استھاپن کی ملکیت ہے جس کی دیکھ بھال وہاں کے ۳، ۴ افراد کر رہے ہیں۔ ٹرسٹ کے ملازم اس رقبے پر کئی بار گئے اور کاغذ مرتب کئے۔ ٹرسٹ کے چند ممبروں نے بھی ایک بار

اُس کا ملاحظہ کیا۔ ابھی تک موجودہ ٹرسٹ کو اس کی کوئی آمدنی وصول نہیں ہوئی ہے۔ اور اس کے مقامی منتظمین وہ وہیں صرف کر رہے ہیں۔ باڑی پر بہت سارے رقبے کی مانند جس میں تار بندی اور درخت ہائے ثمر دار نصب کرنے کے علاوہ ایک مکان تعمیر کیا گیا ہے۔ اس اراضی کی ترقی اور تعمیر کا کام بھی جلدی ہی ہاتھ میں لیا جائے گا۔ سنہ ۱۹۶۶ء سے پیشتر قلیل آمدنی کی وجہ سے وسیع پیمانے پر کسی تعمیر کا کام انجام لانا ممکن نہ تھا۔ سنہ ۱۹۶۷ء میں آگ کی واردات نے سرینگر میں شدید حالات پیدا کر دیے۔ جس کی وجہ سے پہلے یہاں ہی تعمیر کا کام ہاتھ میں لینا ضروری بن گیا ہے۔

جگت گورو شری سوامی شور تیا نند سرسوتی جی مہاراج کی وصیت کے انوسار موجودہ ٹرسٹ ہی اس استھاپن اور اس کی تمام جائیداد کا واحد منتظم اور نگہبان ہے اسی قانونی تفویض کے باعث یہ اُن تمام رقبہ جات کو واپس لانے میں کامیاب ہوا جو سابقہ خود ساختہ منتظمین کے دور میں اُن کے رشتہ داروں اور غیروں میں بانٹ دیے گئے تھے۔ تعمیراتی کاموں کو خوش اسلوبی سے انجام لانے اور استھاپن کے نظم و نسق میں اس کا ہاتھ بٹانے کے لئے موجودہ ٹرسٹ نے ذمہ دار اشخاص کی ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا ہے جس کا نام شری درگا ناگ استھاپن نرمالی سمتی رکھا گیا ہے۔ جو خود غرض افراد پس پردہ کرایہ داروں کو اکسا کر ان کو اس استھاپن پر قبضہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں یا کسی سادھو سے مل کر اُس کو یہ جائیداد سونپنے کی ترغیب دے رہے ہیں وہ ایک الٹا فعل کر رہے

ہوگا جسکا مقصد اس جاتی کو ہمیشہ کے لئے اس جائداد سے محروم کرنا ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جسکی بعد میں تلافی ہونی ممکن نہیں ہے۔

حیف کا مقام ہے کہ جس استھاپن کو وہ مرہٹوں [illegible] سے چھڑانے کے لئے کشمیری پنڈت قوم نے بیبہا قربانیاں دیں اور مصائب جھیلے۔ جسکے لئے ایک زبردست اندولن ہوا اور جاتی کے نونہال اور سرکردہ اشخاص جیل خانے کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں دھر لئے گئے اور طرح طرح کی سختیاں اُٹھائی گئیں اُسی پونر استھاپن کو اب اسی جاتی کے چند گمراہ افراد کرایہ سے بیچنے کے لئے یا اس پر پھر سے قبضہ جمانے کے لئے یا کسی اور جذبہ کے تحت کسی غیر کو حوالے کرانے کے لئے سازش کر رہے ہیں۔ اور یہ غداری عین اُس وقت کی جارہی ہے جب موجودہ ٹرسٹ نے نو سال کی متواتر کوشش اور جانفشانی سے اس کی ہاتھ سے گئی ہوئی جائداد کو واپس لایا ہے۔ اس کی آمدنی میں پانچ گنا اضافہ کر دیا ہے۔ اور اس کو اس قابل بنادیا ہے کہ اب اس سے وہ امیدیں اور آرزوئیں پوری ہو سکیں جسکے لئے آج سے سالہا سال پہلے تمام جاتی نے ملکر ایک زبردست اندولن میں بیشمار

قربانیاں دی تھیں

یہاں یہ لکھ دینا ضروری ہے کہ موجودہ ٹرسٹ ہر ایسے وار کا ڈٹ کر مقابلہ کریگا جو کسی بھی جانب سے اس بیش بہا جائداد کے نظام کو درہم برہم کرنے کے لئے کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے قابل ترین وکلا کی خدمات حاصل کر کے کسی بھی قیمت پر استھاپن اور اس کی وسیع جائداد کا تحفظ کیا جائے گا۔ موجودہ ٹرسٹ کی دلی خواہش ہے کہ استھاپن کی فضا پر سکون اور

شانت رہے اور تمام جھگڑوں اور مقدمات کا خاتمہ ہو تاکہ وہ اپنی تمام توجہ استھاپن کی بہبودی اور ترقی کی طرف مبذول کرسکیں۔ لیکن جب تک جاتی میں ایسے عناصر موجود ہیں جو اپنی ذاتی اغراض کے لئے اس کی بیخ میں چھرا گھونپنے سے دریغ نہیں کرتے اور اپنے ذاتی مفاد کے لئے اس بیش بہا جائداد کے نظام کو درہم برہم کرکے یا دوسرے کے حوالے کرا کے جاتی کو ہمیشہ کے لئے اس سے محروم کرنا چاہتے ہیں تب تک موجودہ ٹرسٹ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ہر ایسی حرکت کا دندان شکن جواب دے جس سے اس پوتر استھاپن کو کسی بھی قسم کی خرابی یا نقصان کا اندیشہ ہو۔ ٹرسٹی اس اہم فرض کو نبھانے میں ذرا کوتاہی نہیں کرینگے۔

موجودہ ٹرسٹ کے آگے اس پوتر استھاپن کا مستقبل نہایت شاندار اور روشن ہے۔ وقت آرہا ہے جب کہ اس کو زک پہنچانے والے اور اس کے برخلاف سازش کرنے والے اشخاص ساری جاتی کے سامنے اپنے اصلی روپ میں پیش ہونگے اور نہ صرف اپنے ہمعصروں بلکہ آنے والی نسلوں کے آگے ایک قبیح جرم کے لئے قصوروار ٹھہرائے جائینگے۔ اس وقت بھی ٹرسٹ کے انجینئر موقع پر جاکر ایک ماسٹر پلان کی تیاری میں مشغول ہیں جس کے تحت اگلے موسم بہار سے وسیع پیمانے پر اس استھاپن پر تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ یہ متبرک مقام کشمیری پنڈتوں کی دھارمک اودنتی کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کی وسیع بیش بہا جائداد سے وہ آمدنی کے ذرائع پیدا کئے جاسکتے ہیں جس سے یہاں کی استھنا اور سنسکرتی کو محفوظ رکھنے اور اس کا پرچار کرنے کے

علاوہ جانی کے انا تھوں۔ ابلاول اور بیکسول کی امداد کی جا سکتی ہے۔ لاچار نوجوانوں کو روزگار تلاش کرنے کے لئے مدد دی جا سکتی ہے۔ ایک دھارمک لائبریری اور ریڈنگ روم کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ غرضیکہ ہر پہلو سے یہ ہمارے بے مثال شریمی اور ہتکاری سوامی منشور تیا نند سرسوتی جی مہاراج کی پیدا کی ہوئی جائداد جاتی کی دھارمک اور آرتھک اُونتی کا سبب بن سکتی ہے۔ موجودہ ٹرسٹ کے سامنے یہی اونچا نصب العین ہے اور وہ اس آدرش کو عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کریگا۔

حساب شری درگاناگ ٹرسٹ سری نگر

از جولائی ۱۹۶۰ء تا مارچ ۱۹۶۱ء

آمدنی		خرچ	
ازکرایہ	4:70.00	خرچ مقدمات در عدالت	219.53
ازمندر چڑھاوا	147.77	خرچ سٹیشنری	14.13
ازعطیہ	2.00	خرچ پوسٹیج	2.34
از ٹھیکہ دار باری پربت	100.00	خرچ بی ٹی ایس او ٹینک	96.50
از ایڈوانس ملازمان و دیگران	[illegible]	دھوپ دیپ	40.00
میزان	4348.77	خرچ مرمت دیوار وغیرہ	367.37

رکھشا پور کا خرچ	59.25
خرچ ہون	93.87
تنخواہ عملہ ملازم بشمول بچار کی	2521.00
خرچ ٹرانسپورٹ	21.62
خرچ فرنیچر سامان (بیلچہ وغیرہ)	19.50
خرچ باری کا پربت (با مرمت بدست)	200.00
ادائیگی مالیہ	13.25
ادائیگی انشورنس پریمیم	150.00
متفرق خرچ	20.95
داخل در بنک	424.50
میزان	4258.81
رقم در دست	89.96
	4348.77

حساب آمدنی و خرچ شری درگاناگ ٹرسٹ سری نگر

از اپریل سنہ ۱۹۶۱ء تا مارچ سنہ ۱۹۶۲ء

آمدنی

رقم در دست	89.96
از کرایہ	7255.00
از منور چڑھاوا	238.97
از عطیہ	40.00
از ہاری پربت ٹھیکہ باغ	140.00
میزان	7763.93
فرق	.16
	7764.09

خرچ

خرچ مقدمات در عدالت	398.10
خرچ سٹیشنری	9.69
خرچ پوسٹیج	8.11
خرچ ہون درگا اشٹمی	150.00
بجلی فیس و فٹنگ	77.62
ادائیگی دھوپ دیپ	48.00
خرچ رکھشا بودھ کاشٹمی	26.86
خرچ سامان (باغبانی ہتھیار وغیرہ) فرنیچر	35.12
تنخواہ عملہ بشمول پجاری 3	2728.41
خرچ ٹرانسپورٹ (تانگہ سائیکل مرمت وغیرہ)	68.26

خرچ

ادائیگی چندہ اخبار	13.66
خرچ مرمت سامنے کا دیوار بر سڑک و ممندر وغیرہ معہ خریدی تعمیری لکڑی از جو سٹری مل و پتھر کوڈائی بادیوار تعمیری لکڑی 909/- پتھر کوڈائی 991/- دیوار 1012/44	2020.44
ادائیگی انشورنش پریمیم	230.00 =
ادائیگی ایڈوانس سٹاک قابل وصول	71.50 =
متفرقہ خرچ	52.99 =
خرچ ہاری پربت	76.81 =
ادائیگی مالیہ	9.52 =
داخل بنک	1682.50 =
میزان	7699.59 =
رقم زردست	64.50 =
	7764.09

حساب آمدنی و خرچ شری درگاناگ ٹرسٹ سری نگر
از اول اپریل ۱۹۶۲ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۶۳ء

کیش	خرچ	بینک	کیش	آمدنی
101.18 =	خرچ بجلی فیس وننگ	2107.00	= 64.50	رقم زردست اول اپریل ۶۲ء

چودھری ہیشی رام
پیٹرول پمپ وڈیٹھ
دیریم ناتھ کوسہ پیٹرول پمپ = 5177.00
از کرایہ مکان = 1968.00
از مندر چڑھاوا = 149.14
از عطیہ جات = 440.00
از ٹھیکہ باغ ہاری پربت = 500.00
از فروخت گھاس وغیرہ = 30.00
از برآمدگی از بینک = 5709.00
داخل در بینک = 6825.00
میزان = 14037.64
8932.00 =

ص ٹرانسپورٹ بشمول ٹانگہ
خرچ و سائیکل مرمت = 197.55
مرمت ہاری پربت مندر = 193.75
متفرق خرچہ = 64.25
داخل در بنک = 6825.00
ادائیگی مالیہ = 11.27
انشورنس پریمیم = 253.50
برآمدگی در بنک 5709 —
میزان 5709=13852.18=
رقم در دست ۳۱ مارچ ۱۹۶۳ء 3223.00=185.46=
8932.00 14037.64

دھوپ دیپ = 28.00
تنخواہ عملہ ۸ ملازم
بشمول ۳ پوجاری
خاکروب و چوکیدار = 2808.08
خریدی سامان = 8.00
مقدمات = 141.27
خرچ داد سنسکار
بھنڈارہ وغیرہ دیگر
اخراجات بر موقعہ
سر گباشی ہونے مہنت = 117.00
سٹیشنری = 9.90
ڈاک خرچ = 10
خرچ ند عدد
ہون جو کہ سال
۱۹۶۲-۶۳ میں
رچائے گئے = 318.36
خرچ ہون جو کہ مارچ
۶۲ء میں رچایا گیا اور
اپریل ۶۲ یعنی ۶۳-۶۲ میں
محسوب کیا گیا = 189.12
مرمت مندر بناسمت = 696.62
مرمت ایک ملحقہ مکان = 232.57
تعمیر ایک طبقہ دھرم
سالہ (جزوی) = 1532.66
ایڈوانس ملازمان قابل وصول = 94.00

حساب آمدنی و خرچ شری درگاناگ ٹرسٹ سری نگر
از اول اپریل سنہ ۱۹۶۲ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۶۴ء

آمدنی — کیش — بینک

آمدنی	کیش	بینک
رقم در دست = اول اپریل ۶۲ء	185.46	3223.::
از کرایہ چوہدری عیشی رام پیٹرول پمپ	1500.:::	
چوہدری عیشی رام ڈپو	3:::.:: =	
بجلی گھر	1150.:: =	
	7573.:: =	7573.::
از مندر چڑھاوا	333.54 =	
از عطیہ	3.50 =	
از ٹھیکہ باغ =		
ہاری پربت	5::.::	
	8595.5: =	3223.::
داخلہ در بینک	—	3172.66
نکاسی از بینک	—	
	8595.5: =	6395.66
رقم در دست	97.73	
میزان	6395.66	

31 3/64

خرچ

خرچ	رقم
خرچ در عدالت بسلسلہ مقدمہ جات بشمول فیس وکیل	32.5.50
تنخواہ عملہ 7 ملازم بشمول 3 پوجاری	
خاکروب باغبان)	2553.5:
سٹیشنری	5.18
مرمت احاطہ دیوار وغیرہ چوھرم سالہ تجزوی	1365.98
روشنی و ہیپ	72.::
ہون	112.06
بجلی بس و ٹینگ	84.25
خرچ رکھشا پورنیما	84.74
ڈاک خرچ	.90
ایڈوانس ملازمان	90.:::
متفرقہ	84.86
انشورنس پریمیم	258.::
ادائیگی مالیہ	19.04
خرچ آمندر ہاری پربت	206.75
داخلہ در بینک	3172.66
ٹرانسپورٹ بشمول سائیکل مرمت و ٹانگہ خرچ	✗ 62.80

حساب آمدنی و خرچ شری دُرگا ناگ ٹرسٹ سری نگر

ازاول اپریل ۱۹۶۴ء تا 31 مارچ ۱۹۶۵ء

آمدنی

آمدنی	کیش	بینک
رقم زر دست اول اپریل ۶۴ء	97.73 =	635.66 =
چودھری عیشی رام پٹرول پمپ	1250.00 =	
چودھری عیشی رام ڈیپو	4000.00 =	
شری پریم ناتھ ٹھیکہ پٹرول پمپ	216.00	
از کرایہ بذریعہ کرایہ داران مکان		
	1943.50	
	7409.50	7409.50 =
از مندر چڑھاوا	219.68	
از برآمدگی از بینک	3493.00	
از ٹھیکہ باغ ناری پربت	400.00	
کل میزان	11619.91 =	6395.66
برآمدگی از بنک	3493.00	
میزان	3493.00 = 13340.02	
رقم زر دست	29.02.66 = 279.89	
31 3/65		
میزان	11619.91	6395.66

خرچ

خرچ	رقم
خرچ مقدمات در عدالت	39.25
سٹیشنری	26.50
دھوپ دیپ	44.00
تنخواہ عملہ 7 ملازم بشمول 3 پوجاری خاکروب باغبان	2276.00
ادائیگی بجلی نیس و فٹنگ وغیرہ	123.70
مرمت و تعمیر نو خستہ مکان برلب سڑک و تعمیر نو بنیا مکان جزوی	8060.91
خرچ رکھشا پوجا و چھڑی مبارک	41.13
متفرق خرچ	126.05
خریدی سامان	9.50
ادائیگی مالیہ	19.81
انشورنس پریمیم	263.25
غیر آئی اخراجات	220
امداد انسی ملازمان بیمار نگران	158.63
خرچ ٹرانسپورٹ و بشمول ٹانگہ خرچ و سائیکل مرمت	129.29

از ٹھیکہ باغ ہاری پربت 600.:.

از قرضہ منجانب سیکرٹری 81:.:.

از عطیہ 22.75

از برآمدگی بنک 277:.63

میزان = 16084.8:

39:2.66

انشورنس پریمیم 236.25

خیراتی اخراجات 121.:.

ٹرانسپورٹ خرچ بشمول ٹانگہ خرچ و سائیکل مرمت 134.3:

ہاری پربت کے مندر کے دیوار کے مرمت واسطے ایدراک کمپنی کو 1397.:.

ہون 89.13

برآمدگی از بنک 277:63

میزان 277.63 = 16.51.72

رقم زر دست 31 3/66 132.63 = 33.98

29:266 = 16:84.8:

سیکرٹری:-

سوامی شورتانند سرسوتی

شری درگاناگ ٹرسٹ سری نگر کشمیر

(ترلوکی ناتھ خوشنویس کاتب)

حساب آمدنی و خرچ شری درگاناگ ٹرسٹ سرینگر

از اول اپریل ۱۹۶۵ء تا 31 مارچ 1966ء

آمدنی — کیش — بنک

رقم دردست اول اپریل 1965ء 29=2.66=279.89

از کرایہ چودھری عینسی رام پیٹرول پمپ 1500.00

چودھری عینسی رام ڈیپو 5600.00

شری پریم ناتھ کھیمہ 432.00

ایڈوانس بذریعہ کنور جیت چند بابت [illegible] 1200.00

از کرایہ داران باغ مکان 2568.00

11300.00 = 11300.00

ایڈوانس کاٹا 54.58

متفرق وغیرہ 95.00

از چڑھاوا 151.95

خرچ

خرچ بابت مقدمات در عدالت (بشمول فیس وکیل و فیس ہائی کورٹ اپیل) 332.78

سٹیشنری 11.32

تنخواہ عملہ (7 ملازمان بشمول 3 پوجاری خاکروب وغیرہ) 2675.93

دھوپ دیپ 44.00

بجلی فیس و فٹنگ وغیرہ 123.70

تعمیر نو خستہ مکان (جزوی) و تعمیر نیا مکان 10654.30

خرچ رکھشا پوریما 38.75

متفرق خرچ 165.69

ادائیگی مالیہ 15.06

خرید کا سامان 12.51

Pillar

[illegible]2.40	5[illegible].40
517.93	[illegible].64
1034.40	
1584.73	558.04

4.5 [illegible] 8

1.4

32.6[illegible] 6.12

1.40